جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان
ماہنامہ
جرمنی
اخبار احمدیہ
ایڈیٹر:- صادق محمد طاہر
جلد نمبر 6 ماہ صلح تبلیغ 1379ہش مطابق جنوری فروری 2000ء شمارہ نمبر 1,2

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

"اے اللہ! ہم ایک حقیر ہدیہ تیرے حضور لائے ہیں تو اپنے فضل سے چشم پوشی فرما کر اسے قبول فرما لے اور پھر کتنے تکلف سے اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں ...... یہ کتنا بڑا تذلل ہے جو حضرت ابراہیمؑ نے اختیار فرمایا اور حقیقت قلب کی یہی کیفیت ہے جو انسان کو اونچا کرتی ہے ورنہ اینٹیں تو ہر شخص لگا سکتا ہے مگر ابراہیمی دل ہو تب وہ نعمت میسر آتی ہے جو خدا تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائی۔ پس ہر انسان کو چاہیئے کہ وہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ کہے ...... اے ہمارے رب ہم نے خالص تیری توحید اور محبت کیلئے یہ گھر بنایا ہے تو اپنے فضل سے اسے قبول کرلے اور اسکو ہمیشہ اپنے ذکر اور برکت کی جگہ بنا دے۔ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تو ہماری دردمندانہ دعاؤں کو سننے والا اور ہمارے حالات کو خوب جاننے والا ہے۔" (تفسیر کبیر از سیدنا حضرت مصلح موعودؓ، جلد 2، صفحہ 180-179)

جماعت احمدیہ جرمنی کے لئے خلافت رابعہ کی

عظیم الشان تحریک ''سو مساجد'' کے تحت تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ''بیت الحمد'' کا شاندار افتتاح

مسجد کا افتتاح نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی سے ہوا بعد ازاں امیر صاحب جرمنی کی صدارت میں ایک تقریب ہوئی جس حضور انور کا ایک خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ عظیم الشان تحریک ''سو مساجد'' کے تحت جرمنی میں پہلی مسجد ''بیت الحمد'' Wittlich کی تعمیر مکمل ہونے پر مورخہ 9 جنوری 2000ء کو اس کا افتتاح نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد ایک بارونق رسمی تقریب کے ساتھ عمل میں آ گیا۔ جس کی صدارت محترم امیر صاحب جرمنی نے کی اور جس میں سینکڑوں مہمانوں کے علاوہ مقامی میئر نے بھی شرکت کی۔ الحمد للہ

سو مساجد کے تحت تعمیر ہونے والی اس مسجد کے لئے جگہ کی تلاش اور خرید کا کام جون 1997ء میں شروع ہوا تھا۔ جب ریجنل امیر مکرم طاہر احمد ظفر صاحب اور ان کے ساتھیوں کی کوششوں سے ابتدائی مراحل طے ہو چکے تو نیشنل سیکرٹری جائیداد محترم اسماعیل نوری صاحب کی نگرانی میں محترم مسعود جاوید صاحب اور مکرم قمر سلطان صاحب نے مسجد کا نقشہ تیار کیا اور مقامی انتظامیہ سے اس کی منظوری کے مراحل طے ہونے پر اس مسجد کا سنگ بنیاد مؤرخہ 25 نومبر 1998ء کو محترم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ نے رکھا تھا جس کی تفاصیل قبل ازیں اخبار احمدیہ کے مارچ، اپریل 1999ء کے شمارہ میں شائع کی جا چکی ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر جرمن احمدی انجینئر محترم سعید گیسلر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد (تعمیر) کی نگرانی مکمل ہوئی۔ جس میں حسب روایت احباب جماعت نے وقارِ عمل کے جذبہ کے ساتھ گراں قدر خدمات پیش کیں اور متعدد ریجنز سے سینکڑوں انصار، خدام و اطفال نے تشریف لا کر دس ہزار گھنٹے پر پھیلے ہوئے وقارِ عمل کی ایک نہایت شاندار مثال قائم کی جس کے نتیجہ میں کم و بیش 4 لاکھ سے زائد مارک کی بچت ہوئی۔ الحمد للہ۔ عرصۂ تعمیر کے دوران نو احمدی جرمن دوست مکرم قاسم اُنگر صاحب کمال جانفشانی اور ذمہ داری کے ساتھ وقارِ عمل کے کام کی نگرانی کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کے لئے جنہوں نے کسی بھی رنگ میں اس کارِ خیر میں حصہ لیا یہ سعادت بابرکت فرمائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مسجد کی رسمی افتتاحی تقریب سے قبل جو عید الفطر سے اگلے روز منعقد ہوئی، مشنری انچارج محترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی کی اقتداء میں پہلی مرتبہ باجماعت نماز ظہر وعصر ادا کی گئی جس کے بعد امیر جماعت احمدیہ جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کی صدارت میں ایک وسیع تقریب کا انعقاد ہوا۔ اس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو جرمن احمدی دوست مکرم سعید گیسلر صاحب نے کی اور ان آیات کا جرمن ترجمہ بھی پیش کیا۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے اس بابرکت تقریب کی اہمیت سے متعارف کروایا اور قرآن کریم کی روشنی میں پُر اثر خطاب فرمایا

جرمنی کے شہر Wittlich میں نو تعمیر شدہ احمدیہ مسجد "بیت الحمد"

...... باقی صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

تحریک سو مساجد

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1989ء اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ جماعت احمدیہ جرمنی آئندہ صدی کے استقبال کے طور پر ملک بھر میں کم از کم سو مساجد تعمیر کرے چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے تابع سو مساجد سکیم کا آغاز کیا گیا۔ جس کے لئے احباب جماعت نے بڑے جوش و جذبہ کے ساتھ وعدہ جات لکھوائے اور ادائیگیاں کرنی شروع کردیں نیز جرمنی کے مختلف شہروں میں متعدد عمارتیں خرید کر کے جماعتی سینٹرز قائم کئے جانے لگے۔ اس طرح یہ سکیم ایک عرصہ تک دامے درمے قدمے سخنے چلتی رہی تاہم 1997ء میں حضور انور کے دورہ جرمنی کے موقع پر اس اہم سکیم کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ حضور اقدس نے اس موقع پر اس مد میں اپنی طرف سے ایک گراں قدر عطیہ دینے کے ساتھ ساتھ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مرحومہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ) کی طرف سے بھی ایک خطیر رقم عطا فرمائی اور اس طرح سے اس سکیم کو گویا ایک نئی زندگی مل گئی جس کے نتیجہ میں جرمنی بھر اس تحریک میں مختلف انداز میں حصہ لینے کی ایک لہر دوڑ گئی۔ احباب جماعت نے اپنے وعدہ جات کی ادائیگیوں کی طرف توجہ فرمائی اور مختلف علاقوں میں قطعات زمین کی تلاش اور ان کے حصول کے لئے بڑی سرگرمی سے کوششیں شروع ہو گئیں۔ ان تازہ کوششوں کے نتیجہ میں ایک طرف مالی قربانی کا معیار اس حد تک جا پہنچا کہ مجلس شوریٰ نے بجٹ 2000-1999 میں اس مد کے لئے 10 ملین مارک کی خطیر رقم رکھنے کی سفارش پیش کی جسے حضور اقدس نے از راہِ شفقت قبول فرما لیا اور دوسری طرف اس شعبہ کے تعمیراتی سیکشن کے زیر انتظام متعدد شہروں میں قطعات زمین خریدے گئے اور تعمیراتی کام مختلف مراحل پر ہے اور ان سب کوششوں کا پہلا پھل مسجد بیت الحمد Wittlich ہے۔ (الحمد للہ)

ایمنسٹی انٹرنیشنل کے زیر انتظام Friedrichsdorf میں ایک تعارفی پروگرام، 18 افراد کی شمولیت

احمدیت کے موضوع پر منعقدہ اس پروگرام میں محترم مولانا لئیق احمد صاحب منیر مربی سلسلہ نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے

مورخہ 13 نومبر کو Friedrichsdorf میں ایک تبلیغی میٹنگ منعقد ہوئی۔ اس سلسلہ میں قریباً ایک ماہ قبل ایمنسٹی انٹرنیشنل نے رابطہ کر کے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ چونکہ ہر ماہ ایک میٹنگ کا اہتمام کرتے ہیں اور ہر بار کوئی خاص موضوع ہوتا ہے چنانچہ اس بار وہ احمدیت کے بارے میں موضوع رکھنا چاہتے ہیں۔ جس پر جماعت نے خوشی سے کہا کہ ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں امیر صاحب کی خدمت میں خط اور آمدہ دعوت نامہ ارسال کیا گیا اور مناسب مدد کی درخواست کی گئی۔ اسی طرح متعلقہ دوست مسٹر Kügelmann سے رابطہ کیا گیا نیز صدر جماعت بادہومبرگ بھی ان سے ملے اور انتظامات کا جائزہ لیا۔

مورخہ 13 نومبر بوقت چار بجے میٹنگ کا آغاز ہونا تھا جس کی بابت دو اخبارات میں اعلان شائع کیا گیا چنانچہ وقت مقررہ پر خاکسار، صدر صاحب جماعت بادہومبرگ، ریجنل سیکرٹری

...... باقی صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

بیت الحمد کی افتتاحی تقریب کے دو مناظر ——— صدارت امیر جماعت احمدیہ جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب فرما رہے ہیں

Frankanthal میں ترک تبلیغی نشست ...... 25 احباب کی شمولیت

محترم مولانا منیر احمد صاحب منور مربی سلسلہ نے سوالات کے جوابات دیئے

مورخہ 11 دسمبر 1999ء کو جماعت احمدیہ فرنکن تھال کو ایک ترک نشست کرنے توفیق ملی۔ جس کے انتظامات کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی۔ تبلیغی نشست کا عمومی انتظام ایک خادم کے گھر میں کیا گیا۔ ہال نما ایک وسیع کمرہ میں آنے والے معزز مہمانوں کے لئے کرسیاں لگائی گئیں اور خوش آمدید کے بینر بھی آویزاں کئے گئے۔ خوش آمدید کہنے کے لئے تین اطفال اور ایک ناصر نے خدمات سرانجام دیں۔

چار بجے شام سے مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی اور جلد ہی ہال مہمانوں سے بھر گیا۔ سب ترک احباب نے بڑے شوق اور محبت سے افطاری کی۔ اس افطاری کے اخراجات ایک دوست نے اپنی جیب سے ادا کئے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ افطاری کے بعد نماز مغرب ادا کی گئی۔ جو کہ مکرم و محترم منیر احمد صاحب منور مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ علاوہ ازیں محترم ریجنل امیر صاحب Pfalz بھی اس مجلس کے مہمان تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ نشست ہر لحاظ سے نہایت کامیاب رہی۔ تین گھنٹے تک جاری رہنے والی اس مجلس میں ترک احباب و خواتین کی تعداد 25 کے قریب تھی۔

مرکزی نمائندہ مکرم منیر احمد صاحب منور مربی سلسلہ نے نہایت احسن رنگ میں ترک دوستوں کے سوالات کے جوابات دیئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا تذکرہ حدیث و قرآن کی روشنی میں بیان کیا۔ نماز کے بعد دعا نہ کرنے اور اسی طرح نماز جمع کرنے کے بارہ میں بھی سوال کیا گیا ان میں سے بعض دوست ہمارے جلسہ سالانہ جرمنی میں بھی شامل ہو چکے تھے جہاں نمازیں جمع کر کے پڑھی جاتی تھیں نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے اور دوبارہ آنے کے بارہ میں بھی سوالات کئے گئے امام صاحب نے بہت اچھے پیرائے میں ان کے جوابات دیئے اور قرآن و حدیث سے حوالہ جات سے بتایا کہ وہ آسمان پر نہیں گئے بلکہ وفات پا چکے ہیں اور اس کے بعد انہوں نے حضرت امام مہدی کی آمد کے بارے میں سوال کیا ان سب کے مربی صاحب نے مدلل جوابات دیئے مجلس خالص ترک زبان میں جاری رہی جس سے پاکستانی احمدی صرف انداز بیان سے ہی محظوظ ہوتے رہے۔

اس مجلس میں شامل ہونے والوں میں دو ترک امام بھی تھے جو اپنے علم کے مطابق مکرم مربی صاحب سے سوالات کرتے رہے اور پھر خود بھی سنتے اور سمجھتے رہے۔ ان کی دلچسپی کی بناء پر یہ مجلس نماز عشاء تک جاری رہی اور ان امام صاحبان کو چونکہ نماز عشاء و تراویح جا کر پڑھانا تھیں اس لئے دوبارہ ایسی مجالس میں دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے اجازت لے کر رخصت ہوئے۔ نماز عشاء میں باقی تمام دوست شامل ہوئے۔ مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

آخر میں خاکسار نے شامل تمام ترک احباب کا شکریہ ادا کیا کہ وہ ہماری دعوت پر تشریف لائے اور کہا ہم سب بھائی بھائی ہیں خواہ ترک ہو یا پاکستانی، رنگ و نسل سے آزاد ہیں یہی ہمارے پیارے نبی کی تعلیم ہے۔ جواب میں ترک دوستوں نے اُن کو اس دعوت پر بلانے کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں محترم ریجنل امیر صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا کہ یہ بہت کامیاب مجلس رہی بہت کم ایسی ترک مجلس میں نے دیکھی ہیں اور محترم مربی صاحب بھی بہت خوش تھے کیونکہ اُنکے مدِ مقابل بھی اچھے تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوشش کو قبول فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر مقبول خدمت کی توفیق دے اور حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے والے ہوں۔

(رپورٹ:- عبدالماجد سلیم، صدر مقامی)

بقیہ:- Friedrichsdorf میں ایک تعارفی پروگرام

صاحب تبلیغ اور چند احباب کے ساتھ وہاں پہنچا تو میٹنگ کے شروع ہونے سے قبل غیر متوقع طور پر یہاں کے ایک معروف اخبار "Taunus Zeitung" کی نمائندہ نے جماعت احمدیہ کے مقاصد کے متعلق بعض سوالات کئے۔ خاکسار نے ان کے سوالات کے جوابات دیئے جس کے کچھ حصے ایک بڑی تصویر کے ساتھ 16 نومبر کے شمارہ میں شائع کئے گئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد وڈیو کیسٹ کے ذریعہ جماعت کا تعارف اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سوالات و جوابات کے پروگرام کا کچھ حصہ دکھایا گیا تو حاضرین نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ چنانچہ جب پہلی دفعہ وڈیو بند کرنے لگے تو حاضرین کے اصرار پر مزید کچھ دیر کے لئے وڈیو کیسٹ دکھائی گئی۔ بعدازاں مکرم و محترم لئیق احمد صاحب منیر مبلغ سلسلہ نے جماعت کا مختصر مگر جامع تعارف کروایا اور سوالات کرنے کی دعوت دی۔ وہاں پر موجود خواتین و حضرات نے بہت سے سوالات کئے جن کے مکرم امام صاحب نے تفصیل سے جوابات دیئے۔ ان سوالات میں اسلام میں عورت کا مقام، سکولوں میں بچوں کے مسائل اور اسلامی تعلیم، شادی، پاکستان میں احمدیوں کے حالات، احمدیت اور دوسرے اسلامی فرقوں کا باہمی فرق شامل تھے۔ اختتام کا وقت 18:00 بجے تھا مگر لوگوں کی دلچسپی اس قدر زیادہ تھی کہ مسٹر Kügelmann کی درخواست پر 19:00 بجے کے قریب ختم کیا گیا۔ پروگرام کے آغاز پر انہوں نے محترم امام صاحب، مکرم میر عبداللطیف صاحب اور خاکسار کا تعارف کروایا اور آج کے پروگرام کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اس پروگرام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 18 سے زائد افراد جن کی اکثریت جرمن تھی شامل ہوئی احمدی احباب سمیت تعداد 35 تھی۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے اس پروگرام کے سارے انتظامات مسٹر Kügelmann اور اُن کے ساتھیوں نے کئے تھے چنانچہ چائے اور کافی کے علاوہ مٹھائی، کھجوریں، بسکٹ، چپس وغیرہ بہت سی چیزیں انہوں نے احباب کے کھانے کے لئے رکھی ہوئی تھیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی خرچ کے بغیر ایک تبلیغی نشست کا اہتمام ہوا۔ اسی طرح Taunus Zeitung نے نشست سے پہلے بھی خبر شائع کی اور بعد میں بھی تصویر کے ساتھ اس کی اشاعت کی جو ہزاروں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موجب بنی۔ الحمد للہ۔ ایک اور اہم بات یہ بھی تھی کہ نشست کے بعد بھی بعض لوگ دیر تک موجود رہے جن میں دو اساتذہ اور ایک حکمران پارٹی SPD کے رکن بھی شامل تھے اور اخبار میں خبر پڑھ کر آئے تھے وہ مزید باتیں کرنا چاہتے تھے محدود وقت کی بناء پر ان سے بعد میں رابطہ کا وعدہ کیا گیا تاہم انہوں نے اپنے پتہ جات نوٹ کروائے اور ہمارا پتہ بھی نوٹ کیا بلکہ ایک ٹیچر نے خود درخواست کی کہ ہمیں ضرورت پڑتی رہتی ہے اور بعض معاملات میں مشکل ہوتی ہے اس لئے جماعت اسلام سے متعلق معلومات کے بارہ میں ہماری مدد کرے خاکسار نے کہا کہ آپ ضرور رابطہ کریں ایسا ہی ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس نشست کے بہترین ثمرات سے نوازے اور کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔

(رپورٹ:- بشارت احمد انیس، ریجنل امیر Hessen-Taunus)

بقیہ:- مسجد بیت الحمد Wittlich کا افتتاح

چونکہ اس موقع پر شہر کے میئر مسٹر ہاگے ڈون بھی موجود تھے، انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے Wittlich کی مذہبی تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آج سے نوے برس قبل اسی شہر میں یہودیوں نے بھی ایک عبادت گاہ تعمیر کی تھی اور آج کی اس تقریب کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مختلف نقطۂ نظر کے مذاہب ایک ہی جگہ پر امن طریق سے رہ سکتے ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کو اس مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر تشریف لائے ہوئے ایک اور علاقہ کے میئر مسٹر ہولکن برنک اور صوبائی اسمبلی کے ممبر مسٹر یوہانس برگ نے بھی مسجد کی تعمیر پر خوشی اور خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا۔

جرمنی کے معروف ادیب، شاعر اور ممتاز احمدی سکالر محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے اس موقع پر آمد مسیح موعود اور جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ پر روشنی ڈالی نیز احمدیوں اور دیگر مسلمان فرقوں کے باہمی فرق کو بھی واضح کیا، آپ نے اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کا جرمن ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا جو حضور نے خاص طور پر اس موقع کے لئے بھجوایا تھا۔ اس پیغام کے اردو الفاظ درج ذیل ہیں:-

"آپ کی طرف سے مسجد کی تعمیر مکمل ہونے اور اس کی افتتاحی تقریب کے انعقاد کی اطلاع ملی۔ الحمد للہ۔ بہت خوشی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے توحید کا پرچم لہرائے۔ مسجد نمازیوں سے بھر جائے اور مخلصین کے اموال و نفوس میں غیر معمولی برکت ہو میری طرف سے عاملہ اور ممبران کو بہت بہت محبت بھرا اسلام اور عید مبارک۔ ماشاءاللہ۔"

اس تقریب میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 600 کے لگ بھگ جرمن مہمان شامل ہوئے اور انہوں نے اسلام احمدیت کا تعارف حاصل کیا۔ اس لحاظ سے یہ تقریب ایک منفرد حیثیت رکھتی تھی کہ جگہ کی قلت کے باوجود سب مہمانوں نے بڑی دلچسپی اور شوق سے تمام کارروائی میں حصہ لیا، بہت سے معزز مہمان مسجد کے لئے مختلف قسم کے پودوں اور پھولوں کے تحائف بھی لے کر آئے تھے جن کے جواب میں محترم امیر صاحب نے ہمیشہ سرسبز رکھنے والے کلمات طیبات پر مشتمل الٰہی تعلیم "قرآن مجید" ان مہمانوں کو پیش کیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے صوبائی ریڈیو نے بیت الحمد کے افتتاح کی خبر 10 مرتبہ نشر کی جس میں بار بار مکرم امیر صاحب جرمنی اور ریجنل امیر صاحب رائن موزل کے انٹرویو سنائے اور جماعت احمدیہ کا تعارف مؤثر رنگ میں پیش کیا۔ اسی طرح معروف ٹیلیویژن SW3 نے 5 سے 7 منٹ کی تفصیلی خبر مسجد کی تصویر کے ساتھ نشر کی۔ 5 معروف اخباروں نے مسجد کے افتتاح کی خبریں شائع کیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں کی تعداد میں لٹریچر بھی حاصل کیا گیا۔ الحمد للہ۔

اس بابرکت موقع پر ریجنل امیر صاحب کے زیر انتظام مہمان نوازی کا بھی بہت عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ تقریب کے تمام شرکاء کی انواع و اقسام کے کھانوں اور شیرینی وغیرہ سے بہت احسن انداز میں تواضع کی گئی۔ ان انتظامات میں ہاتھ بٹانے والے تمام احباب کو اللہ تعالیٰ بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کامیاب تقریب کی رپورٹ محترم امیر صاحب جرمنی کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوئی تو حضور اقدس نے فرمایا "مجھے آپ کا خط بابت افتتاح بیت الحمد وٹلش ملنے پر بہت خوشی ہوئی۔ جس میں آپ نے 600 مہمانوں کا جن میں خصوصی مہمان بھی شامل تھے کا ذکر کیا اور یہ کہ تمام پروگرام بہت بڑی کامیابی تھی۔ الحمد للہ۔ اللھم زد و بارک۔ جزاکم اللہ و احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ پر برکتیں نازل فرمائے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں پر رحمتیں نازل فرمائے اور جزاء عطا فرمائے جنہوں نے مسجد کے وقارِ عمل میں حصہ لیا یا کسی بھی طور پر خدمت کی سعادت حاصل کی اور خاص طور پر ان احباب پر جن کی خدمات کا آپ نے خاص طور پر ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں غیر معمولی جزاء عطاء فرماوے ان پر اپنی رحمتیں نازل فرماوے اور انہیں دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔"

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کی قبولیت کا نشان اس لحاظ سے بڑی سرعت سے ظاہر ہو رہا ہے کہ "مسجد نمازیوں سے بھر جائے" افتتاح کے بعد سے تادمِ تحریر مختلف قومیتوں کے لوگ بڑی کثرت سے مسجد میں تشریف لا رہے ہیں اور اب تک خدا کے فضل سے 43 افراد حلقہ بگوش اسلام بھی ہو چکے ہیں۔ (الحمد للہ علیٰ ذلک) یاد رہے کہ اس بابرکت سکیم کے تحت اس سے قبل متعدد عمارتیں خرید کر مختلف شہروں میں جماعتی سینٹرز قائم کئے جا چکے ہیں تاہم اس سکیم کے تحت قطعات زمین خرید کر ان پر تعمیر کی جانے والی مساجد میں سے یہ پہلی مسجد ہے۔

(رپورٹ:- طاہر احمد خان، ریجنل اسسٹنٹ سیکرٹری جائیداد)

تقریب آمین

☆ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الحی کو 7 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت عطا ہوئی ہے۔ (فالحمد للہ علیٰ ذلک)

موصوفہ چوہدری محمد دین صاحب مرحوم (واقفِ زندگی، سابق مینیجر کریم نگر فارم، سندھ) کی پوتی اور مکرم چوہدری اعظم علی صاحب (بشیر آباد، سندھ) کی نواسی ہے۔

اس سلسلہ میں 3 دسمبر 1999ء کو مقامی سنٹر میں ایک تقریب آمین کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی احمدی احباب و خواتین کے علاوہ ترک اور انڈین غیر از جماعت افراد نے بھی شمولیت کی۔ محترم منیر احمد صاحب منور مربی سلسلہ نے موقع کے مطابق تشریف لاکر بچی سے قرآن کریم کے بعض حصے سنے اور دعاؤں سے نوازا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے یہ سعادت بابرکت فرمائے اور قرآنی انوار سے اپنے ماحول کو بھی منور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(اعجاز احمد انور، Göppingen)

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ غزالہ سمیع (بعمر 9 سال) کو قرآن کریم ناظرہ کے دور اوّل کی تکمیل کی سعادت عطا فرمائی۔ اس سلسلہ میں مورخہ 12 نومبر 1999ء کو مقامی سنٹر میں ایک تقریب آمین منعقد کی گئی جس میں کثیر تعداد میں مقامی احمدی احباب و خواتین نے تشریف لاکر بچی کو دعاؤں سے نوازا۔

موصوفہ مکرم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب (مرحوم، آف کراچی) کی پوتی اور مکرم مرزا محمد حفیظ صاحب (لاہور) کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو عمر بھر قرآنی انوار سے فیض یاب ہو کر دوسروں تک یہ فیض پہنچانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

(سمیع اللہ فاروق، Eppertshausen)

مولانا "نظامی گنجوی" ایک شاعر سے بہت تنگ تھے۔ وہ جب بھی آتا انہیں اپنی آٹھ دس غزلیں سناتا اور مولانا اخلاق و وضعداری میں اس کا پھس پھسا کلام سنتے اور داد دیتے۔ کچھ دیر بعد وہ حج کو چلا گیا۔ مولانا یہ سن کر بہت خوش ہوئے کہ گلو خلاصی ہوئی۔ حج سے واپسی پر وہ اپنی ضخیم بیاض لے کر مولانا کی خدمت میں آیا اور بڑے جوش سے بولا "حضرت میں نے اپنی بیاض سات مرتبہ حجر اسود سے مس کی ہے۔ اب کے آپ کو میرا کلام سن کر بہت لطف آئے گا۔ مولانا نے بڑے حسرتناک لہجے میں کہا "کاش تم اسے سات مرتبہ "حجر اسود" سے مس کرنے کی بجائے ایک ہی مرتبہ "آب زمزم" سے دھو ڈالتے۔

آب زمزم سے

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور)

یادِ رفتگان

والدہ مرحومہ حاکم بی بی صاحبہ کی یاد میں

(انیس احمد - Marburg)

ہماری والدہ حاکم بی بی صاحبہ کی وفات 26 مئی 1983ء کو ہوئی۔ ان کی زندگی کے مختلف پہلو دعا کی غرض سے ہدیۂ قارئین ہیں۔ آپ کی شادی کے کچھ عرصہ بعد ہمارے والد صاحب نے ایک خواب میں دیکھا کہ امی جی حضرت مسیح علیہ السلام کے پہلو میں بیٹھی ہوئی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام والد صاحب کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ "یہ میری اولاد میں سے ہے اس کا خیال رکھنا"۔ اُسی خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام میری والدہ کو کچھ رقم ایک تھیلی میں دیتے ہیں۔ (جو پانچ روپے ہیں جن میں تین روپے کے سکے اور دو روپے کی ریزگاری تھی) اس خواب کی تعبیر میرے والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ آپ کے ہاں پانچ بیٹے پیدا ہوں گے۔ چنانچہ بالکل ایسے ہی ہوا اور آپ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں عطا فرمائیں۔

آپ نے جہاں اپنی اولاد کی اچھے رنگ میں تربیت کی وہاں اپنے محلے دارالرحمت شرقی ربوہ کے بہت سے دوسرے بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھایا۔ یہاں جرمنی میں جب کسی دوست سے میرا تعارف ان میں سے سب احباب نہایت عقیدت کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ "میں نے آپ کی والدہ سے قرآن کریم پڑھا ہوا ہے۔"

بچپن ہی سے نماز کی ایسی عادت ڈالی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری اولاد نمازی بن گئی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب ہم چھوٹے تھے تو کھیلتے ہوئے میں اپنے بڑے بھائی سے یا وہ مجھ سے کہتے کہ سورج غروب ہونے والا ہے چلو یہیں نماز پڑھ لیں تو ہم گراؤنڈ میں ہی نماز ادا کر لیتے تاکہ گھر جا کر جب والدہ پوچھیں تو سچ بول سکیں ورنہ کھانا نہیں ملتا تھا۔ اور اگر کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ سودا سلف لاتے ہوئے اگر غلطی سے دکاندار سے بقایا پیسے زیادہ آجاتے تو فوراً واپس بھجوایا کرتیں کہ جاؤ پیسے واپس دے کر آؤ۔ اسی طرح ہمیں اکثر نصیحت کرتیں کہ دیکھو کہیں کسی جگہ سے کوئی چیز نہ اُٹھانا خواہ اس کا مالک موجود ہو یا نہ ہو۔

بچپن میں یاد کی ہوئی دعائیں ابھی تک ہمیں یاد ہیں اور تمام عمر یہ دعائیں ہمارے کام آئیں۔ ہمارا بچپن بہت تنگی اور غربت کی حالت میں گزرا۔ مجھے یہ کہنے میں کچھ عار نہیں کہ میرے والد صاحب ہجرت سے قبل ایک بہت ہی قلیل آمدنی گھر لایا کرتے تھے۔ آپ گاؤں گاؤں جا کر سودا سلف فروخت کیا کرتے تھے۔ ہجرت کے بعد والد صاحب دفاتر تحریک جدید میں ملازم ہوگئے اور انسپکٹر تحریک جدید کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے ریٹائر ہوئے۔ ماہوار وظیفہ جو کبھی 55 روپے اور کبھی 60 روپے ہوتا تھا عموماً خاکسار ہی دفتر سے یہ رقم وصول کرتا کیونکہ والد صاحب اکثر چندہ کی وصولی کے سلسلہ میں دورے پر رہتے تھے۔

ہماری والدہ نے اس قلیل آمدنی میں ہم 9 بہن بھائیوں کی پرورش کی۔ بچے جب بڑے ہوئے تو کبھی کسی کو یہ نہ کہا کہ جاؤ کمائی کر کے لاؤ بلکہ ہمیشہ ہمت بڑھاتی رہیں کہ بیٹا پڑھتے جاؤ ہم تو جیسے تیسے گزارہ کر لیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار بھائیوں نے ایم اے، ایک بھائی اور ایک بہن نے بی اے کیا اور علم کے زیور سے آراستہ ہو کر دنیا کمانے کے ساتھ ساتھ دینی خدمات کی بھی توفیق پا رہے ہیں جو کہ والدین کے لئے یقیناً ایک صدقہ جاریہ ہے۔

ہماری پرورش اور تربیت میں جہاں تک والد صاحب کا بحیثیت سربراہ حصہ ہے۔ تو اس سے متعلق عرض ہے کہ وہ بہت دعا گو زاہد اور متقی انسان تھے۔ میری مراد مولوی بدرالدین صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید سے ہے۔ جنہوں نے ہمیں بچپن میں حضرت نبی کریم ﷺ اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پیار کرنا سکھایا۔ ہماری تربیت میں ہماری والدہ کا زیادہ حصہ رہا۔ انہوں نے ہماری پرورش نہایت جانفشانی اور مشکل حالات میں کی۔ خودداری ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ہمیں کبھی احساسِ کمتری میں مبتلا نہیں ہونے دیا۔ بڑی بہادر اور زیرک خاتون تھیں۔ انسان کو پہچاننے میں کبھی غلطی نہ کرتی تھیں۔ باوجود ان پڑھ ہونے کے بہت ذہین تھیں۔ جس کا اظہار تمام خاندان والے کرتے رہتے۔

قرآن کریم کی تلاوت میں اکثر مشغول رہتیں۔ اردو ترجمہ خود سیکھا جو تفسیر صغیر سے پڑھا کرتی تھیں۔ قرآن کریم سے عشق تھا۔ سورۃ یاسین کی اکثر تلاوت کیا کرتی تھیں۔ انہوں نے بڑے بھائی کا احترام ہمیں سکھایا کہ ہم میں سے کوئی اپنے سے بڑے بھائی سے اونچی آواز میں بات نہیں کر سکتا۔ تمام عادات اب تک قائم ہیں۔ ایسی والدہ کا احسان ہم دعاؤں کے ذریعہ ہی ادا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔

اس موقع پر خاکسار اپنے والد صاحب مرحوم کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہے جن کی وفات ابھی کچھ عرصہ قبل 9 ستمبر 1999ء کو ربوہ میں ہوئی۔ آپ 1901ء میں قادیان کے نواحی گاؤں فیض اللہ چک میں پیدا ہوئے۔ برصغیر کی تقسیم کے بعد آپ فیصل آباد کے ایک قصبہ جڑانوالہ میں آکر مقیم رہے پھر آپ نے اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دی اور بحیثیت انسپکٹر تحریک جدید سلسلہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ ربوہ میں ہی رہائش پذیر ہوگئے۔ آپ نے اپنے بچوں کی پرورش نہایت ہی قلیل آمدنی سے کی جو کہ 90 روپے تک رہی اسی پر آپ ریٹائر ہوئے۔

آپ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی بیوی سے دو بیٹے ہوئے جن میں سے ایک فوت ہو چکے ہیں۔ دوسری بیوی سے 5 بیٹے اور 4 بیٹیاں ہیں۔ آپ کی دین کی خدمت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد کو بہت ترقی عطا کی۔ سب سے بڑے بیٹے مکرم پروفیسر محمد طفیل صاحب خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں جو کہ مشہور ساہیوال کیس میں بھی ملوث کئے گئے تھے۔

والد صاحب نے نہایت درویشانہ اور ایک زاہد و عابد کی زندگی گزاری نہایت دعا گو تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو حضرت نبی کریم ﷺ کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے اور اپنے خاص مقربین میں شامل فرمائے اور ہماری والدہ مرحومہ سے بھی ایسا ہی سلوک فرمائے جیسا کہ خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ یہ میری اولاد میں سے ہے۔

پتہ درکار ہے

مکرم چوہدری جمال دین صاحب ولد مکرم عبدالستار صاحب (سابق سرین سنگھ) آف کھجالہ نزد قادیان جو کہ ہجرت کر کے ساہیوال (پاکستان) میں سکونت پذیر ہوگئے تھے۔ ان کے بارہ میں معلوم ہوا ہے کہ وہ اب جرمنی میں رہائش پذیر ہیں۔

ان کی ایک عزیزہ محترمہ سمتری صاحبہ زوجہ بچن سنگھ (کوٹ دھندل نزد قادیان) کافی عرصہ سے متلاشی ہیں۔ اگر چوہدری صاحب موصوف خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے بارہ میں علم ہو تو از راہ کرم درج ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

سفیر احمد
Tel. & Fax: 06152-84678
Justusliebig Str. 4, 64521 Gross Gerau

پانی

خدا تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اس کی قدر کیجئے

(خورشید احمد جاوید ——— Hannover)

اللہ تعالیٰ قران کریم میں فرماتا ہے کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا "کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو"۔ اس حکم خداوندی پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ حکم جہاں بہت سی حکمتیں اپنے اندر رکھتا ہے وہاں اس کے فضلوں کی قدردانی کی طرف بھی توجہ مبذول کرواتا ہے۔ کیونکہ اسراف کفرانِ نعمت کا باعث بن جاتا ہے جبکہ خدا تعالیٰ انسانوں کو ہمیشہ شکر کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جب ہم نظام کائنات پر غور کریں تو ہر طرف خدا تعالیٰ کے فضلوں کے انبار لگے ہوئے نظر آتے ہیں مگر یہی نعماء اگر ہم اسراف سے ضائع کر لیں تو ہم ناشکری کے ساتھ ساتھ انسانیت کو بھی مشکل میں ڈالنے کا باعث بن سکتے ہیں۔ خاکسار جس نعمتِ خداوندی کے اسراف سے بچنے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے اُس نعمت عظمیٰ کا نام پانی ہے جو کہ ضروریات زندگی میں سے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ کہ ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے بنایا ہے۔

پانی ہماری روحانی اور جسمانی دونوں زندگیوں کے لئے اہمیت رکھتا ہے۔ جسمانی زندگی میں ہوا کے بعد دوسرا اہم جزوِ زندگی پانی ہے۔ ہماری دنیا کے تین حصے پانی پر مشتمل ہیں اور ایک حصہ خشکی پر۔ اس کے باوجود کائنات میں پانی کی کمی واقع ہوتی جا رہی ہے اور ماحولیات کے مختلف ادارے بھی اس کی طرف بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔ اسی طرح پانی کی بچت کرنے والی چیزیں بھی ایجاد ہو رہی ہیں مثلاً کپڑے دھونے کی مشین یا شاور یا پانی کے نل وغیرہ۔

پانی انسانی زندگی کے لئے اسقدر اہمیت رکھتا ہے کہ اگر انسانی جسم میں پانی کی کمی واقع ہو جائے تو موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ یہی حال دوسری مخلوق کا بھی ہے اسی لئے قدرت نے جانوروں میں بھی پانی کی بچت اور ذخیرہ اندوزی کا نظام قائم فرما رکھا ہے جانوروں میں پانی کی بچت کرنے سے متعلق سب سے پہلے اونٹ کا خیال ذہن میں اُبھرتا ہے جو کہ پانی کا ذخیرہ کر کے صحرائی علاقوں میں بھی لمبا سفر پانی کے بغیر طے کر سکتا ہے۔ بچھو بھی پانی کا ذخیرہ کرنے والے جانداروں میں سے ایک ہے جس کا اگر چالیس فیصد پانی ختم ہو جائے تو بھی وہ زندہ رہ سکتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ ضرورت کے وقت صرف دس ہزارواں حصہ استعمال کرتا ہے۔

صحرائی چیونٹی کو خدا تعالیٰ نے گرمی میں پانی کے ضیاع سے بچنے کے لئے لمبی ٹانگیں دی ہیں۔ اسی طرح صحرائی پودوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے خصوصیات عطا کی ہیں تاکہ وہ پانی کے ضیاع سے بچتے ہوئے اپنی زندگی کو قائم رکھ سکیں۔ لہٰذا ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم بھی خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو اسراف کے ذریعہ سے ضائع کرنے کی بجائے اُن کی بچت کے ذرائع اختیار کریں اور نئے نئے طریق سوچیں مثلاً عام مشاہدہ میں آیا ہے کہ برتن وغیرہ دھوتے وقت یا وضو کرتے وقت عموماً پانی کھلا رہتا ہے جس سے پانی کافی مقدار میں ضائع ہو جاتا ہے اگر پہلے تمام برتنوں کو صابن لگا کر بعد میں اکٹھا دھویا جائے اور وضو کے وقت تھوڑا سا پانی کھول کر یا برش کرتے وقت جب ضرورت ہو صرف اسی وقت کھولا جائے تو بہت زیادہ پانی بچایا جا سکتا ہے۔

اسی طرح سے ایک تحقیق کے مطابق جرمنی میں فی کس روزانہ پانی کا مجموعی خرچ 140 لیٹر ہے جس میں سے زیادہ حصہ ٹائلیٹ میں ٹینک چلانے سے ضائع ہو جاتا ہے۔ اب تو ایسے بٹن لگے ہوتے ہیں کہ کم ضرورت کی صورت میں (جیسا کہ صرف پیشاب کر کے) پانی چلاتے وقت تھوڑی دیر بعد بٹن کو دوسری طرف کو دبانے سے پانی بہنا بند ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس طریق کو بھی استعمال کرنا چاہیئے۔

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز متعدد بار اپنی مثال بھی پیش فرما چکے ہیں کہ حضور کس طرح پانی بچاتے ہیں۔ پس ہمیں اپنے پیارے آقا کی اتباع میں مختلف طریقوں سے پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے تاکہ ہم کفرانِ نعمت کر کے حکم خداوندی کے منکر نہ ہوں اور جس طرح جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے پانی کی بچت کے ذرائع اختیار کرنے کا طریق سکھایا ہے ہم بھی اشرف المخلوقات ہونے کی بناء پر خدا کی نعمتوں کا استعمال بہتر طور پر کریں اور خدا تعالیٰ کے مزید فضلوں کے وارث بن کر دوسروں کو بھی اس راہ پر چلنے کی ہدایت کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احسان فراموشی

امریکہ کا مشہور ڈرامہ نگار موس ہارٹ سکول کے زمانہ میں مشکلات میں تھا۔ لہٰذا اسے سلسلہ تعلیم ترک کرنا پڑا اور اس کی تعلیم ادھوری رہ گئی۔ مگر اس نے ایک مشہور ڈرامہ نگار ہو جانے کے بعد یہ راز ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھا اور ہر انٹرویو میں یہی بتاتا کہ اس نے موری اسکول میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے۔ موری سکول کی انتظامیہ نے بھی اس پر شبہ نہ کیا بلکہ اپنے لئے ایک اعزاز سمجھا اور تقسیم اسناد کے موقعہ پر اسے "مہمان خصوصی" کے طور پر مدعو کیا۔ مگر موس نہ گیا مبادا یہ راز کھل جائے --- اس سے اگلے سال سکول کی انتظامیہ نے اسے پھر "مہمان خصوصی" کے طور پر مدعو کیا۔ وہ پھر نہ گیا۔ اسی طرح وہ مسلسل کئی سال تک یہ دعوت ٹالتا رہا۔ آخر سکول کی انتظامیہ کو اخبار کے ذریعہ یہ شکوہ کرنا پڑا کہ جس سکول نے اسے اتنا قابل بنانے میں تعاون کیا احسان فراموشی کی حد ہے کہ وہ اب اس کی دعوت جلسہ تقسیم اسناد میں بھی نہیں آتا۔

(بشکریہ ہفت روزہ "لاہور")

اعلاناتِ ولادت

☆ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے 14 ستمبر 1999ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام فاران بن احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم بشارت احمد صاحب درویش (آف کوئٹہ حال کینیڈا) کا پوتا اور مکرم محمد احمد صاحب انور (M.A) کا نواسہ ہے۔ نومولود کے نیک لائق اور خادمِ دین ہونے اور فعال لمبی عمر پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حافظ مبارک احمد Büttelborn)

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل اس بچے کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دانیال احمد عطا فرمایا ہے۔ موصوف مکرم محمد حسین صاحب (ربوہ) کا پوتا اور مکرم محمد سلیم صاحب (Dietzenbach جرمنی) کا نواسہ ہے۔ عزیز موصوف کے نیک، لمبی عمر پانے اور مقبول خدمات دینیہ بجا لانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبارک احمد Offenbach)

کیا یہ شہر خالی ہو رہا ہے

معروف شاعر حضرت احسان دانش جب پہلی بار کراچی گئے اور کینٹ ریلوے سٹیشن پر اترے تو باہر آ کر لوگوں کا ہجوم اور بھگدڑ دیکھ کر پریشان ہوگئے اور بڑی معصومیت سے ایک راہگیر سے دریافت کیا "کیوں بھئی یہ شہر خالی ہو رہا ہے؟"

(بشکریہ ہفت روزہ "لاہور")

Unser Adresse:
MTA – International
Stichwort:
„ MTA – SPEZIAL"
Homburgerlandstr. 909
60437 Frankfurt a. M.
Tel: 069 / 30851815
Fax: 069 / 5075840

MTA - DEUTSCHLAND SPEZIAL

Muslim TV AHMADIYYA INTERNATIONAL

Die Redaktion: Rashidah Nasir, Semira Yalniz, Tahira Nasir, (Aufsicht:Imam Laeeq Ahmad Munir Sahib/Leiter MTA - Deutschland)

4. Schritt : *Editing* :

Die Hauptarbeit der Abteilung Editing ist das Zurechtschneiden der Programme. Es ist jedoch nicht das selbe, wie die Arbeit des „ library – Teams " (siehe unsere letzte Ausgabe). Hier werden kompliziertere Fehler behoben wie z. B. Verbesserungen o. Hinzufügungen bezüglich des Tons und der Bilder, sowie die Bearbeitungen der inhaltlichen u. technischen Fehler. Eine weitere Aufgabe der Abteilung „ Editing " ist es, den Programmen, die vom Coordinationsteam zusammen gestellt wurden, Titel, Ton und Textverarbeitung einzuarbeiten, die von der Abteilung „ Computer Grafik" hergestellt wurden. Diese werden dann für das „ one – hour – programm " (German – Service), d. h. das einstündige deutsche Programm auf einer Kassette zusammen gestellt und nach England geschickt, von wo aus das Programm ausgestrahlt wird. Um das einstündige deutsche Programm für einen Monat zusammen zu stellen braucht man ungefähr 96 Stunden. Daraus läßt sich ersehen, wieviel Zeit- u. Arbeitsaufwand diese Arbeit in Wirklichkeit benötigt, auch wenn man es nicht glaubt. Hier sollte vielleicht auch erwähnt werden, daß diese gesamte Arbeit (damit ist die gesamte MTA – Arbeit, von allen Teams gemeint), von Ahmadies (hauptsächlich von Jugendlichen) verrichtet wird, die ihre Zeit hierzu freiwillig opfern. Zum Schluß sagen wir euch noch welche Geräte für das „ Editing " gebraucht werden: Es sind ca. 5 Videomonitore vorhanden, von diesen werden 2 – 3 Monitoren für einen Schnitt benötigt. Die restlichen werden vom „Computergrafiker " (siehe nachfolgenden Text) benutzt. Weiterhin werden 1 Audiomixinggerät u. 1 Vidoemixinggerät sowie einige weitere technische Geräte benutzt.

Computer – Grafik

Diese Abteilung ist für den „ MTA – Teletext – Deutschland " zuständig (ab S. 200). Dieser Teletext beinhaltet unter anderem :
Eine 2- Wöchige - Programmvorschau , - Info über MTA / Jamaat , Inhaltsangaben von 37 Bücher der Jamaat und Quizseiten........ Dies alles wird natürlich immer wieder aktualisiert.
Weiterhin ist diese Abteilung für die Betitelung der Programme zuständig. Man entwickelt den Vorspann einer Sendung, z. B. den Namen der Sendung.
Zusätzlich werden Grafiken u. Titel entwickelt, die während des Programmes eingeblendet werden. Auch der Vorspann von MTA – Deutschland, das bewegte Bild mit dem Nazm, wurde von dieser Abteilung „ animiert " (hergestellt).

Neu bei MTA!

„Deutsche lernen Arabisch. "

Zur Zeit wird bei MTA an einem neuen Sprachkurs gearbeitet, indem Herren Said Ahmad Gessler, der sonst die Bauaufsicht über die neuen Moscheen hat, uns vor einer Itfal – Klasse die arabische Sprache vermittelt. Er selber hat sie sofort nach seinem Übertritt zum Islam erlernt und gibt dieses Wissen nun an uns weiter. Gerade für die „Waqf – e –Nau-" Kinder, deren Pflicht es ist die arabische Sprache zu erlernen, aber oftmals dazu in den Halqas die Möglichkeit fehlt, ist dies ein Angebot, dass zahlreich angenommen wird. Ziel der Sendung ist, dem Zuschauer grammatikalisch korrektes Arabisch in Wort und Schrift zu vermitteln und den Zuschauer zu befähigen, das Hocharabisch des Qurans zu verstehen.
Möge Allah Herrn Said A. Gesslers Vorhaben segnen und unterstützen, sowie uns befähigen die Sprache „*Seines*" Buches auf höchst möglichem Niveau zu erlernen. Dieses Programm wird ab den 26.12.99 bei MTA gesendet und danach jeden Mittwoch bei MTA zu sehen sein.

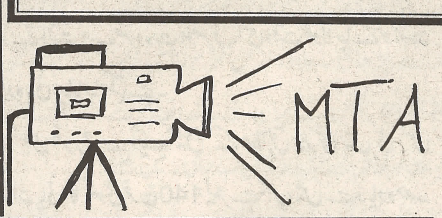

Liste des kompletten MTA - Teams vom „Mobashir Studio" (Deutschland):

<u>Missionary Incharge MTA Deutschland:</u> Laeeq Ah. Munir
<u>Additional Nat. Sec Sami Basri (MTA) :</u> Muzaffar Bajwa
<u>Leiter des teschnichen Teams :</u> Ehsan Bajwa
<u>Leiter Büro MTA :</u> Ghulam Mohammad Patel
<u>Zuständig für Finanzen :</u> Waseem Shahid
<u>Zuständig für die Aufnahmen :</u> Tariq Nawaz
<u>Kameramänner :</u> Zahid Nawaz , Ata - ul - Quddus , Mohammad Reas , Attif Idris , Kashif Tahir ,
<u>Asist. Kameramänner :</u> Ata - ul - Habib , Ameer Ahmad ,
<u>Zuständige für Ton :</u> Farzan Kahn , Misbahuddin , Mahmood Khan
<u>Leiter des Video Mixing :</u> Mohammad Ahmad
<u>Zuständig für „one Hour" Programme :</u> Ata - ul - Manan , Umair Abbasi.
<u>Co - ordinator Abteilung Offener Kanal</u> : Naseer Chughtai
<u>Moderatoren :</u> Majeed Rana , Jalil.

Lajna :

<u>Leiterin MTA Lajna :</u> Mrs Asifa Khaleem.
<u>Leiterin MTA Buchhaltung :</u> Mrs Shireen Chughtai.
<u>Shoba Co - ordinatin :</u> Miss Maria Idrees.
<u>Kamerafrauen :</u> Mrs Fizza Khalique , Miss Munawara Maqsood , Miss Bushra Maqsood , Miss Sadia Nawaz , Miss Hina Mansoor , Miss Semira Yalniz , Miss Rashidah Nasir , Miss Tahira Nasir , Miss Uzma Kaloon , Miss Mansoora Kaloon , Miss Quddus Chatta , Miss Seemee Chughtai.
<u>Moderatorinnen:</u>Samina Malik , Khola Hübsch,Samina Ishak, Quratulain Gardezi.
<u>Zuständige für die MTA Seite:</u> Miss Rashidah Nasir , Miss Semira Yalniz , Miss Tahira Nasir , Miss Maria Idrees.

Kommentar:

Dies war jetzt der letzte Teil, unserer Serie „ Wie arbeitet MTA? ". Wir hoffen es hat euch gefallen und ihr konntet einen Blick hinter die Koulissen bekommen. Falls jetzt irgendein Interesse bei jemandem entstanden sein sollte in irgendeinem Bereich tätig zu werden, der kann uns unter den oben angegebenen Daten schreiben, faxen, o. anrufen. ***Eure Redaktion***